(المائدہ ۵:۳)

اللہ کی حاکمیت اعلیٰ پر قائم ہونے والی اس ریاست میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے خلیفہ فی الارض یا سربراہِ مملکت کی تھی۔ جو نظام قائم کیا گیا اس کی بنیاد شوریٰ اور مالی، عسکری، انتظامی اور عدلیہ کے اداروں کے استحکام پر تھی۔ مصنف نے بڑی عرق ریزی سے اس پورے نظام کا نقشہ باب پنجم میں (ص ۳۸۵ تا ۴۸۰) اصل مصادر کی مدد سے پیش کر دیا ہے۔

مصنف نے ۲۰ویں صدی کے معروف مسلم مفکرین سے، جنھوں نے اسلام کے سیاسی نظام اور اسلامی ریاست کے موضوع پر اظہارِ خیال کیا ہے خصوصاً سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ، محمد اسد، ڈاکٹر محمد حمید اللہ، امین احسن اصلاحیؒ اور مولانا گوہر رحمٰنؒ کی تصانیف و تحریرات سے بھی جابجا استفادہ کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر نثار احمد صاحب کی یہ کتاب ہر علمی کتب خانے میں رکھنے کے قابل ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں اس محققانہ مقالے کو تحریر کرنے پر بہترین اجر سے نوازے۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

سیرۃ البخاری، مولانا عبدالسلام مبارک پوری، تعلیق و تخریج: ڈاکٹر عبدالعلیم، عبدالعظیم بستوی۔ ناشر: نشریات، ۴۰- اُردو بازار، لاہور۔ فون: ۴۵۸۹۴۱۹-۰۳۲۱۔ صفحات: ۵۰۸ [بڑی تقطیع]۔ قیمت: درج نہیں۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری (۱۹۴ھ-۲۵۶ھ) نے کم سنی ہی میں اہلِ علم اور اساتذۂ فنِ حدیث کی نظر میں بے مثل مقام پالیا تھا وہ بہت کم افراد کو نصیب ہوتا ہے۔ عربی زبان میں امام بخاری پر سوانحی ذخیرہ بہت وسیع ہے مگر ایک صدی قبل تک اُردو میں ایسی مستند کاوش موجود نہ تھی۔ اس ضرورت کو مبارک پور (بھارت) کی زرخیز زمین کے مایہ ناز سپوت مولانا عبدالسلام مبارک پوری نے نہایت اعلیٰ معیار پر پورا کیا۔

سیرۃ البخاری کے نام سے فاضل مصنف نے نو ابواب اور خاتمے پر مشتمل کتاب کے اندر موضوع کا حق ادا کیا ہے۔ امام بخاری کی ولادت و تعلیم سے لے کر روایت و تدوین حدیث اور علمِ رواۃ پر محققانہ اسلوب میں معلومات بہم پہنچائی ہیں۔ امام کے ابتدائی اساتذہ میں نام ور علماے حدیث کا تذکرہ و تعارف، امام کے علمی و اخلاقی اوصاف کا بیان، آپ کے ۳۲ اساتذہ و شیوخ [جن میں امام احمد بن حنبل بھی شامل ہیں] کی نظر میں آپ کا مقام، اقران و معاصرین کے نزدیک آپ

کا رتبہ، امام کے بارے میں بلند خیال لوگوں کی آرا اور امام کے اپنے حکیمانہ ملفوظات کو جامعیت و اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ الجامع الصحیح کے علاوہ امام کی ۲۴ تصانیف کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے۔ الجامع الصحیح کے تعارف و تفصیل میں مصنف نے امام بخاری کے علمی منہج، کتاب کے تراجم (عنوانات) ابواب، شرائط بخاری، احادیث کے تکرار کی توضیح اور اختصار و تقطیع یہ حصہ کتاب جس قدر اہم ہے مصنف نے اسی ذمہ داری کے ساتھ اس کو عالمانہ و محدثانہ انداز میں بیان کیا ہے۔ صحیح بخاری کو سمجھنے کے لیے یہ باب انتہائی معاون و مددگار ہے۔

الجامع الصحیح کی سیکڑوں علما نے شروح لکھیں، مصنف موصوف نے ۱۴۳، شروح کا مختصر اور معلومات افزا تعارف پیش کیا ہے۔ مصنف نے اپنے ہم عصر معترضین کے چند اعتراضات کے شافی جواب بھی دیے ہیں، جس سے مصنف کی وسعت علمی اور اصولِ حدیث پر گرفت کی شان جھلکتی ہے۔

حدیث اور اصولِ حدیث اور فقہ البخاری پر مصنف نے بہت شان دار انداز میں حفاظتِ حدیث کی تاریخ، روایتِ حدیث میں احتیاط، امام بخاری کے طرزِ اجتہاد اور فقہاے محدثین کے طرزِ اجتہاد و اصولِ فقاہت کے بالمقابل فقہاے اہل الرائے کا طرزِ اجتہاد و اصولِ فقاہت علمی انداز میں بیان کیا ہے۔ خاتمہ کتاب میں امام بخاری کے ہزاروں شاگردوں میں سے ۱۴ نام وَر محدثین علما کا تعارف پیش کیا ہے۔ کتاب کا اختتام مصنف نے امام بخاری تک اپنی سند کے تذکرے پر کیا ہے۔

سیرۃ البخاری اپنا تعارف آپ بہترین انداز میں پیش کرتی ہے۔ لیکن اس کی افادیت کو اس کتاب کے عربی مترجم ڈاکٹر عبدالعلیم بستوی کے عربی حواشی کے اُردو قالب نے بہت بڑھا دیا ہے۔ اس معلومات افزا اور علم افروز کتاب کا نام سیرۃ البخاری ہے مگر اس کا مواد صرف سیرتِ بخاری تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ علومِ حدیث کے متعدد گوشوں اور پہلوؤں سے متعلق علمی نکات پر مشتمل دائرۃ المعارف ہے۔ تدریس حدیث اور تحصیل علمِ حدیث سے شغف رکھنے والوں کے لیے یہ کتاب ایک بیش بہا خزانے کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کتاب کا پہلا اڈیشن آج سے ایک صدی قبل منظر پر آیا تھا، سید سلیمان ندوی نے بھی اس کی تحسین کی تھی۔ زیرنظر اڈیشن کو